(S_1996_9_125_130)

سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 9 ایس سی آر

ان ری : بلوان سنگھ

22 نومبر 1996

[ایس۔سی۔اگروال اور جی۔ٹی۔ ناناوتی، جسٹسز]

توہین عدالت ایکٹ:1971

عدالت اعظمیٰ میں زیر التواعرضی درخواست ۔درخواست گزار کو گاؤں کے سرپنچ کی جانب سے عرضی درخواست چلانے سے باز رہنے کی دھمکی ۔کہا گیا، یہ عدالت کی کارروائی میں مداخلت کے مترادف ہے۔ لہذا توہین عدالت کا قصوروار ٹھہرایا گیا۔

اس عدالت کی کارروائی میں مداخلت کرنے پر استغاثہ کے خلاف موجودہ توہین عدالت کی کارروائی شروع کی گئی ہے۔ایک 'بی' نے اس عدالت کے سامنے ایک عرضی درخواست دائر کی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اس کی دو نابالغ بیٹیوں کو اغوا کیا گیا تھا۔مذکورہ عرضی درخواست کو ایک رضا کار تنظیم مہیلا دکشا سمیتی کی حمایت حاصل تھی۔عرضی درخواست میں ایک عرضی دائر کی گئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ سمیتی کے سکریٹری کو ایک 'اے' اور گاؤں کے سرپنچ نے دھمکی دی تھی۔عدالت نے علاقے کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس کو معاملے کی تحقیقات کرنے اور رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔رپورٹ پیش کرنے کے بعد عدالت نے بادی النظر میں اس بات کو پورا کرنے کے بعد کہ استغاثہ نے اس عدالت کے سامنے کارروائی میں مداخلت کر کے مجرمانہ توہین عدالت کا ارتکاب کیا ہے، مجرم کو نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کی، جس کے نتیجے میں موجودہ ازخود نوٹس کی درخواست دائر کی گئی۔

توہین عدالت کی درخواست منظور کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد : 1۔ گاؤں کے سرپنچ کے طور پر اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے عرضی درخواست میں سمیتی کے ممبروں کے ساتھ ساتھ درخواست گزاروں کو بھی پیٹنے کی کوشش کی گئی تا کہ عرضی درخواست پر مقدمہ چلانے اور زمین کی فروخت سے متعلق عرضی درخواست میں ہدایات دینے سے گریز کیا جاسکے۔ اس طرح انہوں نے اس عدالت میں زیرالتوا کارروائی میں مداخلت کرنے کی کوشش کی۔ مجرم کا طرز عمل عدالت کی مجرمانہ توہین کے زمرے میں آتا ہے۔ مندرجہ بالا حالات کے پیش نظر، شکایت کنندہ کی طرف سے کی گئی معافی قبول نہیں کی جاسکتی۔ مجرم کو عدالت کی مجرمانہ توہین کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ [129-اے-بی؛ 130-اے-بی]

مجرم کو 1000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی ہے جو رقم ایک ماہ کے اندر عدالت میں جمع کرائی جائے گی۔ جرمانے کی رقم جمع نہ کرانے پر اسے پندرہ دن کی سادہ قید کی سزا دی جائے گی۔ [130-بی]

فوجداری اصل دائرہ اختیار : 1996 کی ازخود نوٹس توہین عدالت کی درخواست نمبر 314۔

اندر

عرضی درخواست (فوجداری) نمبر 296 آف 1993۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

دعویدار کی جانب سے ہردیو سنگھ، گیان سنگھ اور ایس۔ سی۔ پٹیل شامل ہیں۔

جواب دہندہ کے لئے این۔ ایس۔ بشت، (این پی)۔

پریم ملہوترا ریاست کے لئے۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا :

جسٹس ایس۔سی۔اگروال، نے کہا کہ بلوان سنگھ (جسے بعد میں" دعویدار" کہا جاتا ہے) کے خلاف توہین عدالت کی یہ کارروائی 3 اگست 1996 کے نوٹس کی بنیاد پر شروع کی گئی ہے جو عدالت کی طرف سے 1993 کی عرضی درخواست (فوجداری) نمبر 296 میں 12 جولائی 1996 کے حکم میں دی گئی ہدایت کی تعمیل میں جاری کیا گیا تھا۔مختصر طور پر بیان کردہ حقائق درج ذیل ہیں۔

جگتی رام اور بھورا رام بھائی ہیں۔ ریاست ہریانہ کے ضلع روہتک کے گاؤں فرمانانہ میں ان کے پاس 300 بھیگوں کی زمین تھی۔مذکورہ زمین میں سے 150 بھیگہ جگتی رام کی تھی۔جگتی رام کی آٹھ بیٹیاں ہیں، تین ان کی پہلی بیوی شریمتی سرتی سے اور پانچ بیٹیاں ان کی دوسری بیوی شریمتی برمتی سے، جو مذکورہ رٹ پٹیشن میں درخواست گزار ہیں۔ کنٹیمنر بھورا رام کا بیٹا ہے اور گاؤں فرمانہ کا سرپنچ تھا۔شریمتی برمتی نے اس عدالت میں یہ رٹ پٹیشن دائر کی تھی کہ ایک شمشیر سنگھ نے اس کی دو نابالغ بیٹیوں گیتا اور سیما کو اغوا کر لیا تھا۔ انہیں غیر قانونی قید میں رکھنا۔اس عدالت کے حکم کی بنیاد پر محترمہ کی دونوں بیٹیاں برمتی کو پولیس نے برآمد کر لیا۔رٹ پٹیشن میں شریمتی برمتی کو مہیلا دکشیتا سمیتی (مختصر طور پر" سمیتی") کی حمایت حاصل تھی، جو ایک رضاکارانہ تنظیم ہے۔ ہدایات کے لیے ایک درخواست (1994 کے فوجداری ایم پی نمبر 240) دائر کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ سمیتی کی سکریٹری مس ونے بھردواج کو شری آنند سنگھ ڈانگی اور کنٹیمر نے دھمکی دی تھی اور یہ دعا کی گئی تھی کہ انصاف کی انتظامیہ میں مداخلت کی ان کی کھلی کوششوں پر ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔مذکورہ درخواست کے ساتھ شریمتی بھردواج کا حلف نامہ مورخہ 15 جنوری 1994 تھا جس میں کہا گیا تھا کہ 30 نومبر 1993 کو شری آنند سنگھ ڈانگی نے ان سے نئی دہلی کے ہریانہ بھون میں ملاقات کی درخواست کی اور وہ وہاں ان سے ملے۔کہ اس وقت دعویدار بھی وہاں موجود تھا اور اس نے شریمتی برمتی اور اس کی تین بیٹیوں گیتا، ریکھا اور سیما کو ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا تھا جس سے شریمتی بھردواج نے انکار کر دیا۔مذکورہ حلف نامے میں شریمتی بھاردواج نے یہ بھی کہا کہ ان کے اور شری آنند سنگھ ڈانگی اور کنٹیمر کے درمیان 7 جنوری 1994 کو سمیتی کے دفتر 19، فائر بریگیڈ لین، کیناٹ پلیس، نئی دہلی میں ایک اور میٹنگ ہوئی تھی اور مذکورہ میٹنگ میں شری متی بھردواج نے کہا تھا۔آنند سنگھ ڈانگی نے تجویز پیش کی کہ اس عدالت میں زیر التواء کیس کو واپس لے لیا جائے اور تینوں لڑکیوں کو دعویدار کے حوالے کیا جائے جو ان کا سرپرست اور

محترمہ ہوگا۔ بھاردواج کو شری آنند سنگھ ڈانگی نے بھی دھمکی دی تھی جس نے کہا تھا کہ یہ عدالت زمین کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دے سکتی اور اگر ایسا کرتی بھی ہے تو وہ اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اس پر عمل درآمد نہ ہو اور کوئی بھی اس کی منظوری کے بغیر زمین کو فروخت نہ کرسکے اور نہ ہی اس پر کاشت کرسکے۔ شری آنند سنگھ ڈانگی اور کنٹیمنر کو نوٹس جاری کیے گئے تھے اور مذکورہ نوٹس کے جواب میں شری آنند سنگھ ڈانگی اور کنٹیمنر کی طرف سے جوابی حلف نامے داخل کیے گئے تھے۔ اپنے جوابی حلف ناموں میں انہوں نے ان دو ملاقاتوں کا اعتراف کیا جنہوں نے محترمہ۔ و نے بھاردواج نے لیکن ان کے ذریعہ مبینہ طور پر دھمکی دینے کے کسی بھی اعلی ہاتھ سے کام کرنے سے انکار کیا۔ ان حالات میں اس عدالت نے 26 اپریل 1994 کے حکم کے ذریعے اس علاقے کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس شری دھرمیندر کمار کو ہدایت دی کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کریں اور درستگی اور امکانات کے بارے میں رپورٹ پیش کریں۔ صورت حال کے۔ مخالف فریق کے ساتھ ساتھ شری آنند سنگھ ڈانگی اور دیگر افراد جن کے ملوث ہونے کا الزام محترمہ بھاردواج نے لگایا تھا، انہیں شری دھرمیندر کمار (جنہیں عدالت کا کمشنر مقرر کیا گیا تھا) کے سامنے پیش ہونے اور تحقیقات میں ان کی مدد کرنے کی ہدایت کی گئی۔ مذکورہ حکم کی تعمیل میں شری دھرمیندر کمار، محترمہ کے بیانات ریکارڈ کرنے کے بعد۔ بھردواج اور اس کے پیش کردہ گواہوں کے ساتھ ساتھ شری آنند سنگھ ڈانگی کے بیانات، دعویدار اور ان کے گواہوں نے اپنی رپورٹ مورخہ 24 مئی 1994 کو پیش کی ہے۔ مذکورہ رپورٹ کی ایک کاپی شری آنند سنگھ ڈانگی کو بھی بھیجی گئی تھی۔ مخالف دعویدار نے اپنا حلف نامہ مورخہ 28 نومبر 1994 کو دائر کیا جس میں مذکورہ رپورٹ پر اپنی گذارشات درج کی گئیں۔ 12 مئی 1996 کو، عدالت نے پرائما فیڈ کو مطمئن کرنے کے بعد کہ اس عدالت کے سامنے زیر التواء کارروائی میں مداخلت کرتے ہوئے مجرمانہ توہین کے مرتکب ہونے کے الزام میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے، حکم دیا کہ درخواست گزار کو نوٹس جاری کیا جائے۔ وہ وجہ بتائے کہ اس عدالت کی توہین پر سزا کیوں نہ دی جائے۔ مذکورہ ہدایت کی تعمیل میں کنٹیمر کو نوٹس جاری کر دیا گیا ہے اور توہین عدالت کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ مذکورہ نوٹس کے جواب میں کنٹیمر نے اپنا حلف نامہ 20 ستمبر 1996 کو داخل کیا ہے۔

ہم نے دعویدار کے سینئر وکیل جناب ہردیو سنگھ کی بات سنی ہے۔

جناب دھرمیندر کمار نے 24 مئی 1994 کو اپنی رپورٹ میں پایا ہے کہ 30 نومبر 1993 کو ہریانہ بھون میں پہلی میٹنگ کے دوران کوئی دھمکی نہیں دی گئی تھی۔ 7 جنوری 1994 کو سمیتی کے دفتر میں منعقدہ دوسری میٹنگ کا حوالہ دیتے ہوئے جناب دھرمیندر کمار نے کہا ہے کہ محترمہ بھاردواج کے ساتھ بات چیت کے دوران کنٹیمنر نے غصے میں ان سے کہا تھا کہ سمیتی لڑکیوں کی زمین بیچنا چاہتی ہے کہ گاؤں والے انہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے اور یہ کہ یہ معاملہ زمین سے متعلق ہے اور یہ کہ سمیتی کو خود کو ہٹا دینا چاہئے اور اگر خون ریزی ہوگی۔ اسے بیچنے کی کوشش کی گئی۔ جناب دھرمیندر کمار نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے ذریعہ ریکارڈ کیئے گئے بیانات سے ایسا لگتا ہے کہ دعویدار نے لڑکیوں کو گاؤں واپس لے جانے کی کوشش کی اور اس عمل میں سخت الفاظ کا استعمال کیا جسے سمیتی نے دھمکی سمجھا۔ جناب دھرمیندر کمار نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ جگتی رام کی زمین میں ان کی دلچسپی ہمیشہ سے رہی ہے، اگر جگتی رام نے دوسری شادی نہ کی ہوتی اور انہیں صرف اپنے بیٹے کے طور پر گود لے لیا ہوتا اور چونکہ یہ زمین جگتی رام اور ان کی بیٹیوں کے حصے میں آتی ہے، اس لیے جگتی رام ان کے کنٹرول میں ہیں اور برمتی اور فیملی کے باقی لوگ اس سے دور ہیں۔ کانٹمنر کا زمین پر براہ راست کنٹرول ہوسکتا تھا۔ لڑکیوں اور محترمہ برمتی کے ذریعہ زمین کی فروخت کے امکانات کانٹمنر کے لئے ایک سخت جھٹکے کے طور پر سامنے آئے اور وہ لڑکیوں کے خیر خواہ کے طور پر اس حقیقی مقصد کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ لڑکیوں کو ان کے والد جگتی رام کے کہنے پر واپس لے جانا چاہتا تھا جو سچ نہیں تھا کیونکہ جگتی رام گاؤں میں موجود بھی نہیں تھا۔ جب کانٹمنر اور ان کے ساتھی گاؤں والے دوسری ملاقات کے لیے دوبارہ دہلی آئے۔ جناب دھرمیندر کمار کے مطابق لڑکیوں کو واپس لینے اور اس عمل میں سمیتی کو دھمکانے کے بنیادی مقصد سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

جناب ہردیو سنگھ نے کہا ہے کہ 15 جنوری 1994 کے حلف نامہ میں محترمہ بھاردواج نے صرف آنند سنگھ ڈانگی کی طرف سے دی جانے والی دھمکیوں کا حوالہ دیا ہے اور دعویدار کی طرف سے دی جانے والی کسی دھمکی کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے اور اس لئے جناب دھرمیندر کمار نے اپنی رپورٹ میں جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ قبول نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں اس دلیل میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔ جناب دھرمیندر کمار نے اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ سمیتی کی کونسلر محترمہ رچنا سکسینہ نے نمائش اول میں بات چیت کے اہم حصوں کو ریکارڈ کیا ہے

جو 7 جنوری 1994 کو سمیتی کے دفتر میں منعقدہ دوسری میٹنگ کی کارروائی کا قابل اعتماد ریکارڈ ہے اور مذکورہ ریکارڈ میں محترمہ بھاردواج اور دعویدار کے درمیان مسلسل بات چیت کے طور پر دکھایا گیا ہے اور محترمہ بھاردواج کا بیان اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ مسٹر آنند نہیں بلکہ دعویدار تھے ۔سنگھ ڈانگی، جنہوں نے یہ الفاظ کہے تھے کہ" وہ (محترمہ بھاردواج) مشترکہ ملکیت والی زمین کو بیچنا چاہتی تھیں اور گاؤں والے انہیں ایسا کرنے نہیں دیں گے اور فارمانا میں زمین کو چھونے کی کوئی بھی کوشش یا اسے بیچنے کی کوشش خون ریزی کا سبب بنے گی" ۔محترمہ بھاردواج نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے مشتعل سرپنچ (دعویدار) کو راضی کرنے کی کوشش کی تھی ۔ ہماری رائے میں جناب دھرمیندر کمار صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مذکورہ بیان ک دعویدار نے دیا تھا۔

جناب ہردیوسنگھ کی یہ دلیل کہ دوسری میٹنگ کی تاریخ کو دعویدار کو اس عدالت میں عرضی درخواست کی کارروائی کے بارے میں علم نہیں تھا، اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے قبول نہیں کیا جاسکتا ہے کہ سمیتی کی جانب سے 5 نومبر 1993 کو دعویدار کو بھیجے گئے خط میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ اس عدالت میں زیر التوا ہے اور مذکورہ خط کی وصولی پر دعویدار نے اختلاف نہیں کیا تھا۔

جناب ہردیوسنگھ نے آخر میں عرض کیا ہے کہ چونکہ زمین اب فروخت ہو چکی ہے، اس لئے معاملے کو بند کیا جاسکتا ہے اور دعویدار کی طرف سے پیش کی گئی معافی کو قبول کیا جاسکتا ہے۔

ہم نے جناب ہردیوسنگھ کی مذکورہ عرضی پر مناسب غور کیا ہے۔ ریکارڈ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ گاؤں فرمانا کے سرپنچ کی شکایت پر کی گئی دھمکی آمیز الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے انہوں نے سرپنچ کی حیثیت سے اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کرتے ہوئے مذکورہ عرضی درخواست پر مقدمہ چلانے سے باز رہنے اور جگتی رام اوران کی زمین کی فروخت سے متعلق مذکورہ عرضی درخواست میں ہدایات طلب کرنے کے لئے سمیتی کے ممبروں کے ساتھ ساتھ درخواست گزار کو بھی پیٹنے کی کوشش کی۔ گاؤں فرمانہ میں بیٹیاں۔ اس طرح انہوں نے اس عدالت میں زیرالتوا کارروائی میں مداخلت کرنے کی کوشش کی۔ استغاثہ کا مذکورہ طرزعمل عدالت کی مجرمانہ توہین کے زمرے میں آتا ہے۔ ان حالات میں، ہمارا خیال ہے کہ کنٹیمنر کی طرف سے کی گئی معافی قبول نہیں کی جاسکتی ہے. لہٰذا ہم دعویدار کو عدالت کے مجرمانہ جرائم کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔ اسے 1000 روپے

جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے جو اس کی طرف سے ایک ماہ کی مدت کے اندر اس عدالت میں جمع کرائی جائے گی۔ اگر دعویدار مذکورہ مدت کے اندر جرمانے کی رقم جمع کرانے میں ناکام رہتا ہے تو اسے پندرہ دن کی مدت کے لئے سادہ قید کی سزا دی جائے گی۔

ایس وی کے آئی

درخواست نمٹا دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24